REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

لاہور

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱مر

اتوار ۱۶ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۸/۴ | ۲۹ اخاء ۱۳۲۹ ہش ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۴۸

"مرکزی حکومت پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے مزید ایک کروڑ روپیہ دے گی" (لیاقت)

پاکستان کی بقاء کیلئے منظم اور متحد رہیے اور اس کی باگ ان لوگوں کے ہاتھوں میں نہ دیجئے جو اسکے مطالبہ ہی کو سراسر غیر اسلامی سمجھتے تھے

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خان نے آج صوبائی لیگ کے زیر اہتمام یونیورسٹی گراؤنڈ میں ایک اجتماع عظیم سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ مرکزی حکومت پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مزید ایک کروڑ روپیہ دیگی۔ اور یقین دلایا کہ آیندہ بھی مرکز جو امداد کر سکے گا۔ اس میں قطعاً بخل سے کام نہیں لے گا۔ قومی اتحاد کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ آج ہمارے لئے سب سے مقدم چیز اتحاد و اتفاق ہے۔ اگر قوم متحد ہو تو وہ بڑی سے بڑی مصیبت کا مقابلہ کر سکتی ہے لیکن اگر قوم کے اندر انتشار پیدا ہو جائے۔ تو چھوٹی سے چھوٹی مشکل کا مقابلہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ چیز اظہر من الشمس ہے کہ قومی اتحاد کے بغیر پاکستان قائم نہیں رہ سکتا۔ پاکستان کی عمر ابھی صرف تین سال کی تو ہے۔ ہمیں ابھی اس کو پروان چڑھانا ہے لیکن وہی لوگ پاکستان کو بام عروج پر پہنچا سکتے ہیں جنہوں نے کہ خود پاکستان حاصل کیا۔ ہم پاکستان کی باگ ڈور ان لوگوں کے ہاتھ میں نہیں دے سکتے جو پاکستان کے مطالبہ ہی کو سراسر غیر اسلامی سمجھتے تھے۔

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ وزارت عظمیٰ کے ساتھ ساتھ پاکستان مسلم لیگ کی صدارت سنبھالنے کا مقصد اپنے آپ کو ڈکٹیٹر بنانا ہے مسٹر لیاقت علی خان نے کہا۔ کہیں وہ شخص جو ڈکٹیٹر بننے کے خواب دیکھ رہا ہو۔ وہ قوم کو متحد و منظم ہونے کی تلقین بھی کیا کرتا ہے۔ کیا وہ قوم کو ہر آن بیدار کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ میری کوشش تو یہ ہے کہ قوم منظم و متحد ہو۔ تاکہ ... کوئی ڈکٹیٹر بننے کا خواب بھی نہ دیکھ سکے۔

ہنگامہ

وزیر اعظم نے دوران تقریر میں جب سیلاب زدگان کی امداد کے متعلق حکومت کے جملہ انتظامات پر روشنی ڈالنے کے بعد مسلم لیگ کی ان خدمات کو سراہا جو اس ضمن میں اس نے سرانجام دی ہیں تو پبلک میں سے بعض لوگوں نے لیگ کے خلاف نعرے بلند کرنے شروع کر دئے۔ اس پر ہنگامہ برپا ہو گیا۔ کچھ سیاہ جھنڈیاں بھی بلند کی گئیں نیز "پنجاب کو ذلیل کرنے والے مردہ باد" کے نعرے بھی بلند کئے گئے۔ یہ ہنگامہ شام کو ۵ بجکر ۱۰ منٹ پر شروع ہوا اور قریباً ۱۰ منٹ تک جاری رہا۔ اس عرصے میں لوگ ایک دوسرے کو بٹھانے کی کوشش کرتے رہے۔

اتحاد کی اہمیت

بالآخر جب منتظمین جلسہ کی مسلسل اپیلوں کے نتیجے میں مجمع پھر سکون پذیر ہو گیا۔ تو وزیر اعظم نے نعرہ ہائے تحسین کے درمیان پھر تقریر شروع کی اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے نہایت پرجوش لہجے میں کہا۔ حصول پاکستان کے لئے ہم نے ان لوگوں سے مقابلہ کیا ہے جن کے ہاتھ میں حکومت تھی اور جنہیں اپنی طاقت پر گھمنڈ تھا۔ اب حصول پاکستان کے بعد قومی اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے ہم بڑی سے بڑی قوت کا مقابلہ کریں گے پاکستان کے پاس سب سے بڑی چیز اتحاد ہی ہے انتشار پسند سمجھتے ہیں کہ اگر اس اتحاد کو ختم کر دیا جائے تو پھر پاکستان خود ختم ہو جائے گا۔ لیکن میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہو گا۔ وہ یہ حسرت ہی لے کر اس دنیا سے اٹھ جائیں گے (زندہ باد کے نعرے)

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے پاکستان کو ایک خاص مقصد کیلئے قائم کیا ہے وہ دنیا کو ایک نیا راستہ دکھانے کے لئے عالم وجود میں آیا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اور ریشہ دوانی اسے ختم نہیں کر سکتی۔ کیا وہ پاکستان جس کیلئے لاکھوں مسلمانوں نے اپنا خون دیا ہے اس قسم کی اوچھی حرکتوں سے ختم ہو سکتا ہے؟ (نہیں نہیں کی آوازیں) خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد جو مشن کیا ہے۔ ہم اس میں ضرور کامیاب ہوں گے اور دنیا کو بتا دیں گے کہ آج بھی ہمارے اندر وہی جذبہ کارفرما ہے۔ جو حصول پاکستان سے قبل تھا۔ اور ہم اس وقت تک دم نہیں لیں گے جب تک کہ اپنے اسلاف کی روایات کو ایک بار پھر تازہ نہ کر لیں گے (آوازیں۔ بیشک بیشک)

ابھی سفر کا آغاز ہے

آپ نے مزید کہا۔ ہمارے سفر کا ابھی آغاز ہی ہے ہمیں بہت دور جانا ہے پاکستان صرف تین سال کا بچہ ہے اسے ابھی پروان چڑھانا ہے لیکن یہ کام وہی لوگ سرانجام دے سکتے ہیں جنہوں نے اسے جنم دیا ہے وہ نہیں جو آخر دم تک مطالبۂ پاکستان کو غیر اسلامی قرار دیتے رہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ مسلم لیگ ہی وہ جماعت ہے جو پاکستان کی حفاظت کریگی اور اسے بہرصورت قائم و برقرار رکھے گی۔ میں یہی کہہ کر رخصت ہوتا ہوں کہ منظم و متحد ہو کر استقلال سے اپنی جگہوں پر ڈٹے رہو۔ وہ دن قریب ہے کہ جب ہم پاکستان کو ایک عظیم طاقت بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

تقریر کے آغاز میں سیلاب زدگان کی امداد و بحالی کے انتظامات پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعظم نے بتایا۔ کہ حکومت نے سب سے زیادہ توجہ اس امر کی طرف دی ہے کہ ربیع کی فصل بروقت کاشت ہو جائے۔ چنانچہ اب اس بات کی امید بندھ گئی ہے کہ تمام کا تمام علاقہ بروقت کاشت ہو جائے گا۔ اور آئندہ فصل گزشتہ فصل سے بہت زیادہ اچھی ہو گی آپ نے سرکاری افسران۔ پاکستانی افواج اور مسلم لیگ کی خدمات کو بھی بہت سراہا۔ جلسہ ۴ بجے شام سے شروع ہو کر ۶ بجے تک جاری رہا۔ اسٹیج پر۔ بیگم لیاقت علی خان۔ مسٹر یوسف خٹک سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ اور گورنر پنجاب عزت مآب سردار عبد الرب نشتر کی شخصیتیں نمایاں تھیں (سٹاف رپورٹر)

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور۔ ۲۸ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو بخار کم ہے لیکن درد اور کمزوری ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کے لئے صحت کاملہ کی دعا فرمائیں —— لاہور۔ ۲۸ اکتوبر۔ نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے لیکن ابھی ضعف کی شکایت ہے۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ۴ مجاہدوں کی اعلائے کلمۃ الحق کیلئے مغربی افریقہ کو روانگی

احباب ان کے بخیریت پہنچنے کے لئے دعائیں اور گرمجوشی سے الوداع کریں

ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر (تحریک جدید) ربوہ نے بذریعہ تار حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے:۔ "مکرم جناب نسیم سیفی صاحب۔ مولوی محمد صدیق صاحب۔ مولوی عطاء اللہ صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب مغربی افریقہ کے لئے تبلیغ اسلام کی غرض سے روانہ ہو رہے ہیں۔ یہ چاروں مجاہد کل (اتوار) کو سہ پہر بذریعہ بس لاہور پہنچیں گے۔ اور منگل کو پاکستان میل کے ذریعے کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ احباب جماعت احمدیہ لاہور اور راستے کی جماعتیں ان چاروں مجاہدوں کے لئے نہ صرف بخیریت پہنچنے کی دعائیں کریں گی بلکہ نہایت گرمجوشی کے ساتھ الوداع بھی کہیں گے۔

اعلان نکاح

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ کل ربوہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے روزنامہ الفضل کے اسسٹنٹ ایڈیٹر مکرم خورشید احمد صاحب کا نکاح میاں عبد الرحیم صاحب درویش قادیان کی دختر عزیزہ امۃ اللطیف صاحبہ سے خطبہ جمعہ سے قبل پڑھا۔ اور دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔

بیگم لیاقت کی تصریحات

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ آج لاہور ہاسپٹل ویلفیئر سوسائٹی کی تعمیر کردہ صحت گاہ اور بچوں کے وارڈ کی رسم افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ قوم کے کام کے سلسلے میں مجھے کبھی صبر اور قرار نہیں آتا۔ میں چاہتی ہوں۔ کہ زیادہ سے زیادہ کام جلد از جلد ہو۔ اس میں کیا شک ہے کہ حکومت سارے کام انجام نہیں دے سکتی۔ لہذا خاص کر سوشل کام تو ہمیں خود ہی انجام دینے چاہئیں۔ خدا کا شکر ہے کہ پاکستان میں اس قسم کے اداروں نے اب کام شروع کر دیا ہے۔ بیرونی ممالک میں تو اس قسم کے کام قریباً سارے کے سارے ہی عوام خود ہی انجام دیتے ہیں

ضروری اعلان

جملہ عہدہ داران جماعت احمدیہ لاہور کی خدمت میں التماس ہے کہ آج بروز اتوار گیارہ بجے صبح میرے مکان پر ضرور تشریف لائیں!

(شیخ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور)

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر اعتراضات کے جواب میں بیان

کراچی ۲۸ اکتوبر۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کے دو ارکان خواجہ شہاب الدین اور ڈاکٹر محمود حسین قریشی نے آج ایک مشترکہ بیان میں ان اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ جو آج کل اس کمیٹی کی درمیانی عرصے کی رپورٹ پر کئے جاتے ہیں بیان میں ایک مستحکم اور مضبوط مرکز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ دراصل دیکھنا یہ چاہئے۔ کہ صوبوں کو کس قدر زیادہ اختیار حاصل ہیں۔ اور کیا مرکز ان میں بے جا دخل تو نہیں دیتا۔ اس بیان میں اس امر کی بھی تائید نہیں کی گئی۔ کہ حکومت کے سربراہ کو لامحدود اختیارات دے دئے گئے ہیں۔ اور کہ ایوان بالا میں یونٹ وائز نمائندگی سے کسی صوبے کے حقوق کم نہیں ہو جائیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا ہی سب ڈبایا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ء میں تحریک جدید کے دفتر اول کے سولہویں سال کے چندے کے بارے میں فرما چکے ہیں کہ

"میں جماعت کو ایک دفعہ پھر اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ جماعت کراچی کس حد تک تحریک جدید کے وعدوں کو پورا کر رہی ہے۔ بہرحال جماعت کو ہی یہ چندہ دینا پڑے گا۔ اور ان کے ایمان کی آزمائش کے بعد ہی یہ کام چل سکے گا۔ اگر جماعت کے ایک حصہ کو جو وعدہ تو کرتا ہے۔ مگر اس کے ایفا کی طرف توجہ نہیں کرتا ہمیں الگ کرنا پڑے۔ تو ہم اس کے نکالنے میں ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کریں گے۔ بلکہ میرے نزدیک تو آدھی یا ۳/۴ جماعت بھی الگ کر دی جائے۔ تو ہمیں اس کے الگ کرنے میں کوئی گھبراہٹ نہیں ہو سکتی۔"

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے مجاہد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ کو جن کو آپ کی خاص توجہ کی غرض سے جلی کر دیا گیا ہے غور سے پڑھ کر ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ وہ تحریک جدید کے وعدے کے ایفا میں کامیاب ہو جائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ان کا وعدہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء تک یا دسمبر ۱۹۵۰ء کے پہلے ہفتہ میں سو فی صدی پورا ہو چکا ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ خطبہ جماعتوں اور افراد کو دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے ارسال کیا جا چکا ہے۔ احباب کرام اسے پڑھ کر اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ کئی ہیں جو باوجود خود تنگی میں ہونے کے قرض لے کر ایفائے عہد کر رہے ہیں۔ چنانچہ میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور سے لکھتے ہیں۔

امسال میرا تبادلہ اچانک کوئٹہ کا ہو گیا۔ اور ساتھ ہی تین بچوں کو کالج میں داخل کرانا تھا۔ اس لئے میں بہت فکرمند تھا کہ اس سال کا وعدہ وقت کے اندر کس طرح پورا کروں۔ اگرچہ یہ وعدہ طوعی اور اپنی مرضی اور خوشی کا ہوتا ہے۔ مگر اس کا فکر واجبی چندوں سے زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دراصل ترقی ایمان اور اخلاص کا موجب یہی چندے ہوتے ہیں۔ جو انسان اپنی مرضی اور انشراح صدر سے راہ خدا میں پیش کرے۔

اللہ تعالےٰ کا بے حد و بے انتہا شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنے اس عاجز بندے کو پہلے سال یعنی ۱۹۳۴ء سے اب تک زندہ رکھا۔ پھر وعدہ کرنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق بخشی۔ ۱۹۳۴ء میں میری تنخواہ قلیل ترین تھی۔ مگر میں نے پوری اپنی ایک ماہ کی تنخواہ ۲۱۰ روپے وعدہ کیا تھا۔ اور اب سولہویں سال میں خدا تعالےٰ کے فضل و احسان سے ۶۵۵ روپے کا وعدہ کیا تھا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ جو اس نے وقت کے اندر اس وعدے کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔

چونکہ وقت بہت کم رہ گیا تھا اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ پڑھنے کے بعد نہایت گھبراہٹ اور اضطراب تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے قرض کا سامان پیدا کر دیا۔ پس قرض لے کر اللہ تعالےٰ کے قرض سے سبکدوش ہو رہا ہوں حضور میں پیش کر کے خاص طور پر دعا کی درخواست فرمائیں۔

تحریک جدید کے وہ مومن مخلص مجاہد جن کے وعدوں کی رقوم ابھی قابل ادا ہیں۔ وہ اب بے فکر نہ رہیں بلکہ انتہائی کوشش کر کے اپنے وعدے وقت کے اندر پورے کر دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان میں شادی کی تقریب

اور

دوستوں سے دعا کی تحریک

خاکسار مرزا بشیر احمد کے لڑکے عزیز ڈاکٹر مرزا مبشر احمد سلمہ اور مبارکہ بیگم کی لڑکی عزیزہ آصفہ بیگم سلمہا کی شادی ۵ نومبر ۱۹۵۰ء بروز اتوار بوقت شام قرار پائی ہے۔ اس شادی کی تجویز حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا نے ان بچوں کے زمانہ بچپن میں ہی فرما دی تھی۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگان جماعت اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس شادی خانہ آبادی کے بابرکت ہونے کے متعلق دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے اس جوڑے کو دین و دنیا کے لحاظ سے اور حال و مستقبل کے لحاظ سے اور ظاہر و باطن کے لحاظ سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ اور ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں پر اپنی ستاری اور مغفرت کا پردہ ڈالتے ہوئے ہمیں ان خدمات کی توفیق دے۔ اور ان انعامات کا وارث کرے۔ جن کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی اولاد کے متعلق توقع تھی۔ اور جن کے لئے حضور نے نہایت درد دل کے ساتھ دعائیں فرمائی ہیں۔ آمین یا ارحم الراحمین

خاکسار:- مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

مبارکہ
بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام رتن باغ لاہور

ڈھاکہ مشرقی پاکستان میں یوم التبلیغ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء مشرقی پاکستان کے مرکزی شہر ڈھاکہ میں حسب اعلان شاندار یوم التبلیغ منایا گیا۔ صبح کی نماز کے بعد احمدیہ دار التبلیغ ڈھاکہ میں خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے افراد جمع ہوئے۔ اور مختلف گروپ بنا کر تبلیغ کے لئے روانہ کئے گئے۔ اس سلسلہ میں قریباً بیس روپے کی کتابیں بھی فروخت ہوئیں۔ احباب جماعت نے شہر کے مختلف محلوں میں گلیوں کوچوں میں اشتہارات و لٹریچر بھی تقسیم کئے۔ اور زبانی تبلیغ بھی کی گویا تمام دن شہر میں احمدیت کا چرچا رہا۔ خاکسار بھی جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگال اور ایک دوست کو ہمراہ لے کر روانہ ہو ہی رہا تھا کہ دار التبلیغ میں تین مولوی صاحبان احمدیت کیلئے تحقیقات کرنے کیلئے تشریف لائے چنانچہ خاکسار نے تقریباً دو گھنٹے تک احمدیت کے مختلف فیہ مسائل پر ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتا رہا۔ جس کا بہت عمدہ اثر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ازاں بعد خاکسار سیکرٹری اور ایک اور صاحب نے انحسلہ شانتی نگر جا کر چند تعلیم یافتہ معززین کے گھروں میں تبلیغ کی۔ نماز مغرب کے بعد ایک مکان میں بیٹھ کر قرآن مجید کا درس دیا۔ اس سے بھی جو لوگ غیر احمدی حاضر تھے بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ آپ ہفتہ وار ہمارے ہاں درس قرآن کریم کا سلسلہ جاری فرمائیں۔ چنانچہ انہوں نے ہر ہفتہ کی شام کو بعد نماز مغرب درس سننے کی آمادگی ظاہر کی۔ جو انشاء اللہ آئندہ ہفتہ سے یہ سلسلہ جاری ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے بعض حلقے مخالفت کے باوجود احمدیت کے قریب آ رہے ہیں۔

پتہ مطلوب ہے } بابو عبد السلام صاحب سابق مینیجنگ ڈائرکٹر تلک ہوزری اور سابق ہیڈ اکاؤنٹنٹ سٹار ہوزری قادیان جہاں کہیں ہوں وہ لاہور آ کر مجھے رتن باغ میں ملیں۔ یا ماڈل ٹاؤن ۱۰۸ سی بلاک میں۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر دعوۃ و تبلیغ

(۲) محمد ریاض خاں۔ نواز خاں۔ اعجاز خاں۔ ممتاز خاں صاحب پسران چودھری سردار خاں صاحب موضع مراڑہ تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ اگر خود اس پتہ کو پڑھیں تو اپنے موجودہ گھر کے مکمل پتہ سے مطلع کریں۔ یا اگر کوئی صاحب ان کا پتہ جانتے ہوں تو وہ مطلع کر کے مشکور فرمائیں۔ خاکسار شریف احمد احمدی شاہجہانپوری نظارت دعوۃ و تبلیغ دار المسیح قادیان ضلع گورداسپور

درخواست دعا } دل کی کمزوری اور کمی خون کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ خداوند کریم صحت کاملہ عطا فرمائے۔
محمد منیر کلرک الفضل

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خریدے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

روزنامہ — الفضل — لاہور
۲۹ اکتوبر ۱۹۵۰ء

اکثریت کے حقوقِ تبلیغ اور اخبار "زمیندار"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معاصر روزنامہ زمیندار کے موسس جناب مولوی سراج الدین ہیں آپکے بعد آپکے خلف الرشید مولوی ظفر علی خان صاحب نے اس کی زمام سنبھالی۔ اور اب اس کے مالک اور مدیر مسئول مولوی ظفر علی خان صاحب کے صاحبزادے جناب اختر علی خان ہیں۔ آج کل آپ برطانیہ تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ آپ کی موجودگی اور غیر موجودگی میں ادارت ادارے کے دوسرے ارکان کرتے ہیں۔ مگر جب کبھی یہ لوگ ایسی بات لکھ دیتے ہیں جسپر باز پرس ہوتی ہے۔ تو جناب اختر علی صاحب یہ کہہ کر معذرت کر لیا کرتے ہیں۔ کہ میرے علم کے بغیر یا میری غیر حاضری میں فلاں فلاں نے ایسا لکھ دیا ہے۔ میں اس کے لئے شرمندہ ہوں۔ اور بلا شرط معذرت پیش کرتا ہوں یا اسی قسم کا بہانہ بنا کر پیش کر دیتے ہیں۔ اور گلو خلاصی کر لیتے ہیں۔ اگر ضرورت پڑے تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر اپنی معذرت کو مضبوط بناتے ہیں۔ کلمہ شریف کا اس سے بہتر مصرف ان کے نزدیک اور کوئی نہیں ہے۔ اور نہ اس سے زیادہ آپ کے غیرت مند مسلمان ہونے کا اور بہتر نشان ظاہر ہوا ہے۔

مولوی سراج الدین صاحب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے مداحین میں سے تھے۔ آپ نے ان کی دینداری کی بہت تعریف کی ہے مگر مولوی ظفر علی خان شروع ہی سے احمدیت کے دشمن چلے آئے ہیں۔ ہاں کبھی کبھی آپ نے احمدیت کی ترقی پر استعجاب ضرور فرمایا ہے۔ جناب اختر علی صاحب بھی اپنے تنخواہ دار ادارے سے وقتاً فوقتاً احمدیت کے خلاف زہر اگلواتے رہتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ضرورت پڑے تو اپنے ادارے کے کسی رکن پر الزام دھر کر خود معذرت بھی کر لیتے ہیں۔ ادارے کے ایسے رکن کو بھی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور آپ تو بہر حال ہمیشہ بری الذمہ ہی ہیں۔ محض مسئولیت کی وجہ سے کبھی کبھی آپ کو معذرت کی تکلیف گوارا کرنی پڑتی ہے۔ اور یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔

احراریوں کی طرح معاصر "زمیندار" کے ادارے کو بھی اپنی لسانی اور لعنت بافی پر بڑا ناز ہے۔ اور اخباری قسم کی تعلّی آمیز عبارت آرائی میں ید طولےٰ حاصل ہے۔ جھوٹی خبریں بنانے یا سچی خبر میں کذب آمیزی کرنے میں کافی دسترس رکھتے ہیں۔ اور عموماً احمدیت کو بدنام کرنے کے لئے عجیب عجیب شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔ اس امر میں احراری ان کا پانی بھرتے ہیں۔ خبر کی ایسی نوک پلک نکالنے کے لئے جس سے احمدیت زیادہ سے زیادہ بدنام ہو سکے۔ احراری بھی اکثر پہلے معاصر "زمیندار" کا ہی مونہہ دیکھتے ہیں۔ اس کے بعد اپنے اخبار "آزاد" میں شائع کرتے ہیں۔ احمدیت کے خلاف شذرات اور مقالے تک لکھنے میں انہیں کمال مہارت حاصل ہے۔ احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی میں انہیں پورا پورا ملکہ ہے۔ بزرگان احمدیت کے متعلق نئی نئی قسم کی ادیبانہ گالیاں تراشنے میں ان کا شاذ ہی کوئی مقابلہ کر سکتا ہو۔ ہم ان کے ایک تازہ شاہکار کا نمونہ درج ذیل کرتے ہیں۔

یکم اکتوبر کو قادیانیوں نے یوم تبلیغ منایا جس شہر اور جس قصبے میں انجمن مرزائیہ تھی۔ وہاں قادیانیوں نے سودیشی نبی کا پیغام پہنچایا رسالے تقسیم کئے گئے اور مرزائے آنجہانی کی تصنیفات تقسیم کی گئیں۔ ان سرگرمیوں سے ظاہر ہے کہ پاکستان میں مرزائیوں کو الحاد کی آگ بھڑکانے کی پوری آزادی ہے اور ہمیں اس آزادی پر مسرت ہے۔ اسلامی مملکت میں غیر مسلم اقلیت کو مذہبی وتبلیغی آزادی ہونی چاہیئے۔ لیکن اسی قسم کی آزادی مسلم اکثریت کو کیوں نہیں دی جاتی؟ معمولی باتوں کو چھوڑیئے ابھی کل کی بات ہے کہ حکومت پنجاب نے حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کی کتاب "الشہاب" ضبط کر لی۔ حالانکہ یہ کتاب اس انگریزی حکومت کے عہد میں قابل اعتراض نہ سمجھی گئی مرزائیت جس کا خود کاشتہ پودا تھی۔ ہم حکومت پنجاب سے پوچھتے ہیں کہ جب مسلمانوں کے سب سے بڑے عالم دین کی ایک پرانی تصنیف ضبط کی جا سکتی ہے۔ تو مرزائے آنجہانی کی تصنیفات پر پابندی کیوں نہیں۔ جن میں انبیائے کرام کی توہین کی گئی ہے؟ اور پھر انہیں ایسا لٹریچر کیوں تقسیم کرنے دیا جاتا ہے۔ جس میں مرزائے قادیان کی سودیشی نبوت کا نقشہ پیش کیا گیا ہے؟ جب اقلیت کو تبلیغی آزادی ہے تو اکثریت کو اس حق سے کیوں محروم کیا جاتا ہے؟ کیا حکومت پنجاب اس سوال کا جواب دے گی؟

(زمیندار ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

اب یہ شذرہ نویس صاحب اچھی طرح جانتے ہیں کہ رسالہ "الشہاب" میں احمدیوں کو مرتد قرار دے کر واجب القتل ٹھہرایا گیا ہے۔ اور یہ بھی جانتے ہیں کہ پاکستان کا موجودہ قانون اس قسم کی اشتعال انگیزی کے سخت خلاف ہے۔ پاکستان ہی کیا دنیا کی کوئی حکومت اس قسم کے لٹریچر کی اجازت نہیں دے سکتی۔ جس میں اس کے شہریوں کے کسی گروہ کے قتل کا فتوےٰ دیا گیا ہو۔ پھر جبکہ پاکستان کی حکومت اچھی طرح جانتی ہے کہ احراری اور زمیندار قسم کے معزز اخبارات اس رسالہ کے ذریعہ پاکستان کے وفادار شہریوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہیں۔ تو اس کے پاس سوائے اس کے کیا چارہ تھا کہ اس رسالہ کو ضبط کر لیتی۔ تاکہ شریر لوگ ملک میں نقص امن کے دروازے نہ کھول سکیں۔ لیکن یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی زمیندار کے یہ شذرہ نویس احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی سے باز نہیں آئے۔ اور اس انداز سے احمدیوں کے قتل کے جواز نامہ پر دستخط فرمائے ہیں کہ پڑھنے والا یہی سمجھے کہ اکثریت بڑی مظلوم ہے۔ اور سارے جہان کا درد زمیندار کے دل میں ہی جمع ہو گیا ہے۔

معاصر کے شذرہ نویس کے خیال میں احمدیوں کا یہ تبلیغ کرنا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کرو۔ گناہ نہ کرو توبہ کرو۔ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرو۔ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ پر عمل کرو۔ نمازیں پڑھو۔ تہجد پڑھو روزے رکھو۔ نیکیاں کرو۔ خدمت خلق کرو۔ یہ تو الحاد پھیلانا ہے۔ اور احراریوں اور دیگر مولویوں کا یہ تبلیغ کرنا کہ مرزائی مرتد ہیں۔ مرزائی واجب القتل ہیں۔ یہ عین اسلام ہے۔ اور اگر حکومت ایسے لٹریچر پر نقض امن کے خوف سے پابندیاں لگاتی ہے تو تو گویا وہ اکثریت کے حقوق خونریزی یا حقوق تلقین خونریزی پر قدغن لگاتی ہے۔ اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی ہتک کرتی ہے۔ جنہوں نے احمدیوں کے قتل کا فتوےٰ انگریزی عہد میں رسالہ الشہاب کی صورت میں لکھا تھا۔ اور پھر بعد میں مسلم لیگ میں شامل ہو کر جس کا پہلا اصول یہ ہے۔ کہ سیاسی لحاظ سے ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے مسلمان ہے عملاً اپنے اس فتوےٰ کی تردید کر دی تھی۔ اور پھر اسکو شائع کرنا بھی چھوڑ دیا تھا۔ اب جب احراریوں نے ملک وقوم میں انتشار پھیلانے کے لئے مصنف کی بلا اجازت حاشیہ چڑھا کر اسکو پھر شائع کر دیا ہے۔ اور اس کے ذریعہ عوام میں احمدیوں کے خلاف منافرت پیدا کرتے رہتے ہیں۔ اور احمدیوں کے قتل پر ابھارتے ہیں۔ اگر حکومت نے ایسے خلاف قانون رسالہ کو ضبط کر لیا ہے۔ تو یہ حکومت نے اکثریت کی حق تلفی کی ہے؟ شذرہ نویس کے خیال میں احمدیوں کے قتل کا فتوےٰ شائع کرنا تو بڑے ثواب کا کام ہے اور تبلیغ اسلام ہے۔ اور عوام کو احمدیوں کے قتل پر اکسانا تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں۔ بلکہ بڑا ہی اسلامی اخلاق کا مظاہرہ ہے۔

بات دراصل یہی ہے احمدیوں کے دشمنوں کے پاس صرف قتل مرتد کا ہی تو ایک سامان تبلیغ باقی رہ گیا ہے۔ حکومت نے اس کو بھی چھین لیا ہے۔ قرآن وحدیث میں اور تو کوئی اسلامی تعلیم باقی ہے ہی نہیں۔ جس کی وہ تبلیغ کریں۔ آجا کے ایک یہی چیز ان کے پاس رہ گئی تھی۔ اسکو بھی حکومت نے ضبط کر لیا ہے۔ اب وہ تبلیغ کس سے کریں۔ نیکی کرو نماز پڑھو۔ اسلام کے اصولوں پر عمل کرو وغیرہ وغیرہ ان باتوں کی تبلیغ پر تو احمدیوں کا قبضہ بلا شرکت غیرے ہو چکا ہے۔ وہ پاکستان ہی میں نہیں بلکہ ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں یہ تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ اور غضب تو یہ ہے کہ وہ سال میں دو دفعہ خاص طور پر یوم تبلیغ مناتے ہیں۔ احراری اور زمیندار کا ادارہ لاکھ کوشش کرتے ہیں کہ انہیں تبلیغ اسلام سے روکیں۔ مگر وہ رکتے ہی نہیں۔ وہ رکیں تو شائد عام مسلمان علماء کے لئے بھی تبلیغ کا کچھ سامان ہاتھ آجائے۔ مگر حکومت تو ان کو روکتی ہی نہیں بات یہ ہے کہ احمدیوں کا تبلیغ اسلام کرنا الحاد ہے ارتداد ہے۔ کفر ہے۔ اگر مسلمان تبلیغ اسلام نہیں کرتے۔ تو وہ کیوں کرتے ہیں۔ اس لئے وہ کافر ہیں مرتد ہیں ملحد ہیں واجب القتل ہیں۔ حکومت کی کتنی زبردستی ہے کہ احمدی سارا اسلام لے گئے ہیں ان کو کچھ نہیں کہتی۔ مگر مسلمانوں کے پاس صرف قتل مرتد کا مسئلہ رہ گیا تھا۔ اس پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ گویا جہاد تبلیغ میں انہیں بالکل نہتا کر دیا گیا ہے۔

مولوی ظفر علی صاحب کی تقریر

"کوئی ان احرار سے پوچھے بھلے مانسو تم نے مسلمانوں کا کیا سنوارا ہے۔ کونسی اسلامی خدمت تم نے سرانجام دی ہے۔ کیا بھولے سے بھی تم نے تبلیغ اسلام کی ہو احراریو! کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا خاک دھرا ہے۔ تم میں ہے کوئی جو قرآن کے سادہ حروف بھی پڑھ سکے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ تم خود کچھ نہیں جانتے تو لوگوں کو کیا بتاؤ گے۔ مرزا محمود کی مخالفت تمہارے فرشتے بھی نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اسکے ایک اشارہ پر اسکے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے۔ تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بدزبانی۔ لعنت ہے تمہاری غداری پر۔ مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں …

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام کالج اور اسلامیہ کالج

(از مکرم ابو الفتح محمد عبد القادر صاحب ایم اے مولوی فاضل)

موقر جریدہ "مغربی پاکستان" نے اپنے شمارہ مورخہ ۲۲ ماہ رواں میں ایک مختصر اپیل شائع کی ہے اور اس بات کی خواہش ظاہر کی ہے کہ تعلیم الاسلام کالج اور اسلامیہ کالج کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ایثار سے کام لے اور جو عمارت اسے حکومت کی طرف سے کالج کیلئے متروکہ جائدادوں میں سے دی گئی ہے اسے بخوشی کالج موخرالذکر کیلئے ترک کر دے۔

ایثار اور قربانی جہاں کہیں بھی ہو ایک اخلاقی خوبی ہے جس کے متعلق کوئی اختلاف نہیں کر سکتا۔ البتہ ہر ایک اخلاقی صفت کے اظہار کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے صحیح محل پر ہو۔ ورنہ پھر کوئی صفت اخلاقی صحیح معنوں میں اخلاقی نہیں رہتی بعض مواقع پر عطا و بخشش کو سخی سے تعبیر کیا جائے گا اسی طرح داد و دہش کو اپنے بے محل استعمال کے باعث اسراف و تبذیر کہا جائے گا۔ الغرض ایک عام اخلاقی مسئلہ پیش کرنے جو ممکن ہے کہ بے محل ہی کوئی اپیل کرنا اور لوگوں کے ایسے جذبات کو بیدار کرنا جو مفید نہ ہوں اخلاقی قباحت سے خالی نہیں۔

در اصل اس معاملہ کے متعلق چند ایسے حقائق کا نظر انداز کرنا جن کا ہمارے پیش نظر رہنا از بس ضروری ہے انصاف اور تعلیمی حکمتوں کا خون کرنا ہے۔

اسلامیہ کالج لاہور کی بنا جس دور میں ہوئی وہ دور اب جاتا رہا اور اپنے ساتھ ان مصالح کو جو اس کے ساتھ وابستہ تھے لے گیا۔ تاریخ برصغیر پاک و ہند نے اپنا ایک اور ورق پلٹا ہے جس کی رو سے اب پاکستان کے سارے کالج اسلامیہ کہلانے کے مستحق ہیں۔ گورنمنٹ کالج لاہور بھی ایک اسلامی حکومت کی درسگاہ ہونے کی رو سے جہاں مسلمان طلباء ہی تعلیم پاتے ہیں اسی طرح اسلامی ہے جس طرح ایم۔اے۔او کالج یا صوبے کے اور درسگاہ۔ بہر حال حالات کی تبدیلی نے اسلامیہ کالج کی اس خصوصیت کو قائم نہ رہنے دیا جو خصوصیت اور مزیت اس کی دور فرنگ میں تھی۔ دینیات کی تعلیم اب ہر درسگاہ میں رائج ہے اور خود یونیورسٹی نے نصاب اسلامیات مقرر کر کے ان ضرورتوں کو جن کی ہمیں انگریزی عہد میں حاجت تھی ایک حد تک پورا کر دیا ہے۔

یہ علیحدہ امر ہے کہ بیرونی یا دیگر غیر تعلیمی اغراض و رسوخ کو کام میں لاکر یہ مطالبہ منوانے کی کوشش کی جائے۔ لیکن کس طرح اس پیش پا افتادہ حقیقت کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے کہ تعلیم الاسلام کالج کے منتظمین مقامی مہاجر نہیں اور اس نے لاکھوں کی قیمت کی جائداد۔ مکانات۔ دار الاقامہ و دیگر عمارات و دار التجربہ کی صورت میں مشرقی پنجاب میں چھوڑ کر مہاجر حقیقی کی صورت میں حکومت سے ایک عمارت لی ہے اور حکومت پاکستان اگر در حقیقت مہاجرین کے لئے اس ملک میں مناسب فضا پیدا کرنا چاہتی ہے تو پھر یہ کس طرح کر سکتی ہے کہ ایک ایسی درسگاہ کو جس نے اپنی کوئی جائداد مشرقی پنجاب میں نہ چھوڑی ہو ایسی درسگاہ پر ترجیح دے جس نے پاکستان اور اس کے قیام کے باعث اپنا سارا سرمایہ لٹا دیا ہو تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ۔ اس بنا پر یہ مطالبہ کسی صاحب انصاف کے لئے قابل توجہ نہیں ہاں اگر چودھویں صدی ہجری میں مہاجرین کے ساتھ اسلامی معاشرہ میں اس سلوک کی اجازت ہو جو انگریزی دور میں ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کے ساتھ روا رکھا تھا تو یہ علیحدہ امر ہے۔ لیکن حکومت کی جو ہمدردی مہاجرین کے ساتھ اب تک ہوتی رہی ہے اس کا یہ تقاضا نہیں ہو سکتا کہ اس ناانصافی کے مطالبہ کی تائید کرے گی۔

موقر روزنامہ نے طلباء کی تعداد کے متعلق زور دیا ہے اور اسلامیہ کالج میں بڑھتی ہوئی تعداد کو حجت کے طور پر پیش کیا ہے۔ اگر خالص تعلیمی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو درسگاہیں اپنے عزائم اور خصوصیات کی بنا پر ایک دوسرے سے ممتاز ہوتی ہیں۔ جو لوگ کالج کلاسوں کے نظم اور طریقۂ تعلیم پر نظر رکھتے ہیں اور انہیں اس کا تجربہ ہے وہ بخوبی اس امر کو سمجھ سکتے ہیں کہ جماعتوں کی تقسیم اور مختلف مضامین پر محاضرات کی ترتیب صرف طلبہ کی تعداد پر موقوف نہیں بلکہ اب جبکہ پاکستان قائم ہو چکا ہے نیز اسلامی اور غیر اسلامی درسگاہوں کی خصوصیت بھی مٹ چکی ہے اس بات کی ضرورت ہے کہ کالجوں کے لئے طلباء کا راشن بھی مقرر کر دیا جائے۔ جماعتوں میں طلباء کی غیر معمولی زیادتی۔ بلاشبہ علمی اور تعلیمی اغراض کیلئے مفید نہیں۔ اساتذہ ایسی صورت میں وہ کامل انفرادی توجہ نہیں دے سکتے جو تعداد کی مناسب حد بندی کی صورت میں دے سکتے ہیں۔ سائنس کی تعلیم ہو یا آرٹس کی ہر ایک میں اس بات کی کوشش ضرور ہونی چاہئے کہ طالب علم کو استاد کی توجہ کا زیادہ سے زیادہ حصہ مل سکے سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں طالب علموں کا کسی درسگاہ میں ڈگری کے حصول کیلئے جمع ہونا "جتنے وارد" کا مزہ تو دے سکتا ہے لیکن ایسی صورت میں تعلیمی فوائد کو بہت کچھ قربان کئے بغیر درسگاہ کا کام نہیں کر سکتا۔ دنیا میں ایک ہی ملک کے اندر مختلف تعلیمی مراکز اور جوامع کا قیام بھی انہیں تعلیمی اغراض کے ماتحت ہوتا ہے۔ بنا بریں اگر موقر جریدہ اپنے اس اخلاقی وعظ کا ایک حصہ ایسے اداروں کے تعلیمی کے لئے بھی مخصوص رکھے جو تعداد کی اشتہا کا ذب کا شکار ہو کر طلباء کیلئے مفید ثابت نہیں ہو سکتے تو بہت بڑا اخلاقی اور تعلیمی فرض ادا کرنے والا ہوگا۔

رہ گیا یہ امر یا عزم کہ اسلامیہ کالج کے زیر نظر ایک عظیم الشان دار التجربہ کا قیام ہے جو اس کے شعبہ سائنس کا جزو ہو گا تو ہم منتظمین کالج کو اس مبارک ارادہ پر مبارک باد دیں گے اور اس کے ساتھ ادب سے یہ بھی عرض کرنے کی جرأت کریں گے کہ یہ ارادہ اور عزم دوسرے درسگاہوں کا بھی ہو سکتا ہے۔ آخر کار یہ کونسا محال عقلی ہے جس کے سمجھنے اور تسلیم کرنے میں دقت ہو۔ خاص کر ایسی صورت میں کہ تعلیم الاسلام کالج کے ساتھ باوجود اس امر کے کہ یہ کالج ابھی اپنے ابتدائی دور میں تھا۔ ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نہ صرف قادیان میں ملحق تھا بلکہ اب بھی یہ انسٹی ٹیوٹ کام کر رہا ہے۔ سائنس کی ترقی پاکستان کی ہر درسگاہ میں ہو سکتی ہے اور ہو گی۔ لیکن اس غرض کے لئے اسلامیہ کالج کا ہی "سنگ آستاں" کیوں مخصوص سمجھا جائے۔ یہ تسلیم کر لینا کہ جس درسگاہ میں آج محض نسبتی اور اضافی طور پر طالبوں کی تعداد کم ہے کل کو وہ زیادہ نہ ہو گی۔ صرف ایک تحکمانہ اظہار رائے ہے۔ درسگاہیں بنجاروں کا سامان نہیں کہ وہ موسم کے اختلاف کے باعث ملک کے مختلف اطراف میں منتقل ہوتی رہیں مدارس اور جوامع اپنے لئے ایک مطمح نظر رکھتے ہیں ان کے عزائم ہوتے ہیں۔ جہانتک کہ جو روایات وہ اپنے خاص گرد و پیش میں قائم کرتے ہیں وہ ان در و دیوار سے آشکارا ہوتے ہیں جہاں انکی جگہیں ہوتی ہیں۔ نظامیہ ہو یا مستنصریہ۔ جامع ازہر ہو یا علی گڑھ کا دار العلوم۔ ہر ایک اپنے لئے ایک معین لائحہ کار اور مستقبل رکھتا تھا اور رکھتا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ کالجوں کو سفری ہسپتال سمجھ کر انہیں اپنے انتخاب کردہ ماحول میں کام کرنے نہ دیا جائے۔

فہرست چندہ مسجد ربوہ۔ لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

سو فیصدی پورا کرنے والی ممبرات کے نام

۱- اہلیہ صاحبہ چوہدری عبداللہ خاں صاحب ۵۰-۰-۰
۲- منیرہ بیگم صاحبہ ۱۰-۰-۰
۳- اہلیہ صاحبہ سید عبد الحی صاحب ۱۱-۰-۰
۴- اہلیہ صاحبہ مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری ۵-۰-۰
۵- اہلیہ صاحبہ خلیفہ صلاح الدین صاحب ۶-۰-۰
۶- اہلیہ صاحبہ بشیر محمد صاحب ۵-۰-۰
۷- عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ ۵-۰-۰
۸- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر فیض علی صاحب ۲-۰-۰
۹- نورجہاں بیگم صاحبہ ۱-۰-۰
۱۰- والدہ صاحبہ سید عبد الحی صاحب ۲-۰-۰
۱۱- والدہ صاحبہ زین العابدین صاحب ۲-۰-۰
۱۲- زبیدہ بیگم صاحبہ ۱-۰-۰
۱۳- والدہ مرحومہ کی طرف سے ۳-۰-۰
۱۴- اہلیہ صاحبہ میاں عبد الوہاب صاحب ۵-۰-۰
۱۵- عقیلہ بیگم صاحبہ ۲-۰-۰
۱۶- اہلیہ صاحبہ عبد الرشید صاحب تبسم ۵-۰-۰
۱۷- والدہ صاحبہ تبسم ۵-۰-۰
۱۸- اہلیہ صاحبہ شمس الدین صاحب مرحوم ۵-۰-۰
۱۹- اہلیہ صاحبہ ملک محمد دین صاحب ۱-۰-۰
۲۰- اہلیہ صاحبہ ملک محمد نواز صاحب ۵-۰-۰
۲۱- اہلیہ صاحبہ چوہدری حفیظ احمد صاحب ۵-۰-۰
۲۲- والدہ صاحبہ عبد الحمید صاحب ۱-۰-۰
۲۳- محمودہ بیگم صاحبہ ۰-۸-۰
۲۴- والدہ صاحبہ عزیز احمد صاحب مرحوم ۰-۸-۰
۲۵- اہلیہ صاحبہ بہاء الحق صاحب ۲-۸-۰
۲۶- ہمشیرہ صاحبہ خواجہ عبد الکریم صاحب ۵-۰-۰
۲۷- مزمل بیگم صاحبہ ۱-۰-۰
۲۸- زینب بیگم صاحبہ ۱-۰-۰
۲۹- اہلیہ صاحبہ خلیفہ صلاح الدین صاحب ۵-۰-۰
۳۰- والدہ صاحبہ بشارت احمد صاحب ۲-۰-۰
۳۱- امۃ اللطیف صاحبہ ۱-۰-۰
۳۲- امۃ الرشید صاحبہ ۱-۰-۰
۳۳- اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد الحمید صاحب ۲۵-۰-۰
۳۴- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر اقبال علی صاحب ۱-۰-۰
۳۵- رفیقہ بیگم صاحبہ ۱-۰-۰
۳۶- والدہ صاحبہ محمد عبد اللہ صاحب ۳-۰-۰
۳۷- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد الاحد صاحب ۱-۰-۰

مرتبہ مشرف الدین عاجز

درخواستہائے دعا

میرے بھائی مرزا عبد الغفور فلائٹ سارجنٹ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں بوجہ اپریشن ہونے کے زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کو جلد شفا عطا فرمائے عبد السمیع اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ...

۲- عزیزم محمد رفیق صاحب T.B بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

عبد الرحمن ٹیلر ماسٹر کچہری بازار اوکاڑہ

عوام کو مشتعل کرنے اور پاکستان کو بدنام کرنیوالے عناصر کے خلاف مؤثر اور فوری کاروائی کی جائے

اوکاڑہ اور راولپنڈی میں ۲ احمدیوں کی شہادت کے سلسلے میں جماعتہائے احمدیہ کی قرار دادیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شورکوٹ

جماعت احمدیہ شورکوٹ کا ایک ہنگامی اجلاس مسجد احمدیہ شورکوٹ میں منعقد ہُوا۔ اور مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جماعت شورکوٹ حکومت کے ارباب حل و عقد کو بروقت انتباہ کر دینا چاہتی ہے کہ مفسد۔۔۔ جو احراری عنصر نے نہایت اوچھے ہتھیاروں سے معصوم احمدیوں پر قاتلانہ حملے شروع کر دیئے ہیں۔ حقیقتاً ان کی باغیانہ اور غدارانہ مساعی کا رخ جماعت احمدیہ کی طرف نہیں بلکہ درپردہ حکومت پاکستان کی طرف ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ شورکوٹ اس حقیقت سے حکومت کو آگاہ کر دینا چاہتی ہے کہ تین احمدیوں کا متواتر شہید ہونا یقیناً اتفاقی امر نہیں۔ بلکہ یہ ایک سوچی سمجھی ہوئی سکیم ہے جو کہیں مرتب ہوئی اور پاکستان میں جامۂ عمل پہن رہی ہے۔ یہ سب کچھ احراری عنصر کر رہا ہے جو ہندوستان میں کانگرس کا آلہ کار تھا اور پاکستان کی "پ" بننا بھی گوارا نہیں کرتا تھا اور اب بھی کانگرس کے ایجنٹ اپنی حرکات سے حکومت پاکستان کو دنیا میں بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ اگر حکومت نے اس عنصر کو نہ کچلا اور اسی طرح پنپنے دیا اور ان کی شرارتوں کو روا رکھا تو تاریخ کے اعتبار سے ظاہر ہے۔ کہ بعد میں ایسے عنصر کا قلع قمع کرنا مشکل ہو جائے گا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ شورکوٹ)

ڈیرہ غازی خان

(۱) جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کا یہ ہنگامی اجلاس احرار کے اس فتنہ انگیز اقدام کو جو انہوں نے اوکاڑہ اور راولپنڈی کے دو بے گناہ احمدیوں کے وحشیانہ اور سفاکانہ قتل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، نہایت نفرت اور تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور ان ہر دو شہداء کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

(۲) دوسرا یہ اجلاس احراری مولویوں کی تبلیغ اسلام کی آڑ میں اس شرانگیزی اور فتنہ پردازی کو جہاں حکومت پاکستان کو کمزور کرنے کا ایک خطرناک منصوبہ قرار دیتا ہے۔ وہاں ان کے غیر اسلامی افعال کو غیر مسلموں کے دلوں میں اسلام کے خلاف نفرت پیدا کرنے اور اس اسلامی ریاست کی اقلیتوں کو اس سے خوف زدہ کرنے کا موجب بھی تصور کرتا ہے۔ نیز ان کے ان ظالمانہ افعال کو بھارت کے سیوک سنگھیوں کے لئے بھارت کی مسلم اقلیت پر تشدد کرنے کے لئے تقویت کا باعث بننے کا اندیشہ خیال کرتا ہے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پاکستان کے حکمران طبقہ کو اس فتنہ کے فوری سدباب کی طرف توجہ دلاتا ہے کیونکہ احمدیوں کے قتل کے پردے میں دراصل ملا ازم کو برسر اقتدار لاکر پاکستان کی بنیادوں کو متزلزل کرنے کا جذبہ کارفرما نظر آتا ہے

(۴) یہ اجلاس ان ہر دو احمدی شہداء کے قاتلین کو حکومت وقت جہاں قرار واقعی سزا دے۔ وہاں ان مولویوں اور لیڈروں کو بھی سزا دینی ضروری سمجھتا ہے۔ جو اس فتنہ کے بانی مبانی ہیں

(۵) قرار پایا کہ ان ریزولیشنز کی نقول ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل پاکستان، عزت مآب وزیر اعظم پاکستان ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب، ڈپٹی کمشنر راولپنڈی و منٹگمری نیز انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں)

قصور

جماعت احمدیہ قصور کا غیر معمولی اجلاس بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) انجمن احمدیہ قصور اپنے دو بے گناہ بھائیوں یعنی ماسٹر غلام محمد صاحب اوکاڑہ و چوہدری بدرالدین صاحب گورنمنٹ پنشنر راولپنڈی کی شہادت پر رنج کا اظہار کرتی ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ قصور اپنے بھائیوں کے قتل کو احرار کی غیر ذمہ دارانہ تقاریر و اشتعال انگیزی کا سبب سمجھتی ہے

(۳) جماعت احمدیہ قصور ان ہر دو شہداء کے قاتلین کو کیف کردار تک پہنچانے کی طرف حکومت کو متوجہ کرتی ہے

(۴) جماعت احمدیہ حکومت کی توجہ فتنہ احرار کی غیر ذمہ دارانہ روش کو ملک کے استحکام کے منافی و ملک کے لئے بدامنی کا باعث سمجھتی ہے پاس ہوا کہ ان ریزولیشن کی نقول پریس اور افسران بالا کو بھیجی جائیں۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور)

احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور

" جیسا کہ ڈاکٹر لیاقت علیخاں مسٹر صادق حسین اور بعض دیگر ارباب حکومت نے قبل از وقت اپنی تقاریر میں صراحتاً اس امر کا اظہار کر دیا تھا کہ بعض تخریبی عناصر جو مملکت پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے قبل ہی اسکی شدید مخالفت پر کمربستہ تھے۔ اب پاکستان کی پر امن فضا کو مکدر و مشتعل کرنے اور اس نوزائیدہ اسلامی مملکت کی طرح ریزی اور شیرازہ کشی کے درپے ہیں۔ وہی کچھ ہوا۔ اور ایسے عناصر کی پہلی ضرب اس جماعت پر پڑی جو استحکام پاکستان میں مساعی جمیلہ اور ملکی و ملی خدمات بجا لانے میں پیش پیش تھی۔ شہیدان احمدیت چوہدری غلام محمد اور چوہدری بدرالدین صاحب کا روز روشن میں قتل ہو . . . . . . سفاکانہ دہر کی داستان کو تازہ کرنے والا اور متشددانہ جسارت کے لحاظ سے کس طرح ان سے کم نہیں کیونکہ کسی سلطنت کی بیخ کنی میں ہراس و خوف و ہراس کے پھیلانے کو بہت بڑا دخل ہے اسلئے یہ لوگ دانستہ طور پر سوچی سمجھی سازشوں کے ماتحت اس قسم کے افعال شنیعہ اور حرکات مذبوحی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ہم افراد جماعت احمدیہ احمد پور ارباب بست و کشاد سے بزور مستدعی ہیں کہ وہ پاکستان کی خوشگوار فضا کو ایسے غیر ذمہ دار مفسدوں اور دولت سکون کے غارتگروں سے محفوظ و مصئون رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ تاکہ ہمارا عزیز وطن اقوام عالم کی نظر میں آتش بازوں کا گہوارہ بن کر نہ رہ جائے یہ ایسا نازک دور ہے کہ صورت حالات کو جلد از جلد قابو میں لانا موقعہ شناس اور عاقبت اندیش عمال کا اولین فرض ہے۔"

(چوہدری رحمت اللہ آڈیٹر احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور)

ملتان

یہ جلسہ اوکاڑہ اور راولپنڈی میں پے در پے احمدیوں کے بے گناہ قتل پر غم و غصہ اور تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ جو احراریوں کی شعلہ بیانی اور فتنہ پردازی کا نتیجہ ہے۔ گورنمنٹ عالیہ پاکستان سے التماس کرتا ہے کہ وہ بہت جلد اس فتنہ طرازی کو بند کرے تاکہ مزید ناخوشگوار واقعات ظہور میں نہ آویں۔

(ب) جلسہ ہذا کی رائے ہے کہ احراریوں کا یہ فعل پاکستان میں انتشار پیدا کرنے اور اسکے استحکام میں خلل ڈالنے کے لئے عمل میں لایا جا رہا ہے۔ نیز یہ تجویز ہوا ہے کہ اس اجلاس کے ریزولیوشن کی کاپی وزیر اعظم پاکستان و عزت مآب سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب کی خدمت عالیہ میں روانہ کی جاویں اور نیز کمشنران صاحب بہادر قسمت ملتان و راولپنڈی نیز ڈپٹی کمشنران صاحب راولپنڈی و منٹگمری و انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب لاہور و پریس کو روانہ کی جاویں۔ (سیکرٹری جماعت احمدیہ خانیوال)

سرگودھا

جماعت احمدیہ سرگودھا کا ایک عام اجلاس آج ۲۰ راکتوبر ۱۹۵۰ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولانا مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان۔ مسجد احمدیہ سرگودھا میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے پاس ہوئیں

(۱) جماعت احمدیہ سرگودھا حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان کو توجہ دلاتا ہے کہ چند دنوں کے اندر اندر جو کہ احمدیوں کو اوکاڑہ اور راولپنڈی میں دن دہاڑے محض احمدیت کی وجہ سے شہید کیا گیا اس کی تمام تر ذمہ داری احراری عنصر پر ہے جنہوں نے پاکستان بننے سے پہلے دنگ میں کوشش کی کہ پاکستان نہ بن سکے اور اب غیروں کے آلہ کار بنکر اس کی تخریب کے اس طرح درپے ہیں اور اپنی اشتعال انگیز تقریروں سے عوام الناس کو قانون شکنی پر آمادہ کرتے ہیں۔ اور پاکستان کے امن کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ سختی سے اس قسم کے لوگوں کی باغیانہ اور غدارانہ کارروائیوں کی روک تھام کرے۔

(۲) قرار پایا کہ اسکی نقول جناب گورنر جنرل پاکستان جناب وزیر اعظم پاکستان۔ جناب گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر سرگودھا۔ ڈپٹی کمشنر منٹگمری۔ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سرگودھا)

وزیر اباد

جماعت احمدیہ وزیرآباد اوکاڑہ اور راولپنڈی میں اپنے احمدی بھائیوں کی شہادت پر اپنے دلی رنج والم کا اظہار کرتی ہے اور شہداء کے پسماندگان اور عزیزوں سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ اوکاڑہ اور راولپنڈی کے فرد کو محض مذہبی عقائد کے اختلاف کی وجہ سے شہید کیا گیا۔ جماعت احمدیہ وزیرآباد کے نزدیک یہ ایک ایسی حرکت ہے جو ملک کا امن تباہ کر سکتی ہے ایسے تین دفعات ہوئے۔ پہلے کوئٹہ میں ہمارے ایک احمدی بھائی کو شہید کیا گیا۔ دوسرے اوکاڑہ

(باقی دیکھو صفحہ ۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہِ آتشین

(از مکرم مرزا عبد الحفیظ صاحب پشاور)

وہ لوگ جنہوں نے قیام پاکستان کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔ اب تخریب پاکستان کے لئے تلملا رہے ہیں۔ اور دشمنوں کے اشاروں پر پوری توجہ اور پورے انہماک سے مذہب کی آڑ میں ایسی کاروائیاں کر رہے ہیں۔ جن سے پاکستان میں افراتفری پھیل جائے اور اسکو کمزور اور بدنام کرنے کیلئے اور اغیار کی نگاہوں میں اسکو گرانے کیلئے مار دھاڑ پر اتر آئے ہیں ابھی کل کلاں کی بات ہے۔ کہ کوئٹہ میں ہمارا ایک جوان رعنا پیٹ میں چھرا گھونپ کر محض اس لئے شہید کر ڈالا گیا کہ وہ دامن احمدیت سے وابستہ تھا۔ اس کے علاوہ اس کی کوئی تقصیر نہ تھی۔ بر سر عام سینکڑوں آدمیوں کی موجودگی اور دن دہاڑے اس پر حملہ کیا گیا۔ لیکن یہ امر تعجب خیز ہے کہ کسی آدمی کو اس سلسلے میں گرفتار نہ کیا گیا۔ نہ قاتلوں کا سراغ لگایا گیا نہ اس امر کی کوئی کوشش ہی کی گئی۔ حالانکہ پولیس کا عملہ کافی تعداد میں موجود ہے۔ جس کا کام ہی مجرموں کا کھوج لگانا ہے۔ لیکن یہ تساہل اس لئے برتا گیا کہ شہید ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھتا تھا جس کی تعداد تھوڑی ہے اور آواز نحیف ہے۔ اور اس سے بڑا قصور اس زمانہ میں اور کوئی نہیں۔

توقع تھی کہ اس حادثہ کے بعد ایسے دردناک اور ظالمانہ واقعات کا اعادہ نہ ہوگا۔ لیکن ملک میں شوریدہ سر طبقہ نے اس واقعہ کے نتائج اور حکومت کی چشم پوشی سے یہ غلط اندازہ لگا لیا۔ کہ احمدیوں کا قتل عام ان کی عزتوں پر حملہ کرنا اور ان کے اموال کو لوٹ لینا کوئی جرم نہیں اس واقعہ کے بعد تخریب پسندوں نے اپنی سرگرمیاں المضاعف کر دیں۔ اور ملک کے بعض اخبارات نے ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ اور برملا ان کی حرکات کو سراہا۔ احمدیوں پر جاسوسی اور پاکستان دشمنی کے الزامات لگائے گئے۔ اور ایسے ایسے افسانے تراشے گئے۔ اور ان کو تواتر سے مشتہر کیا گیا جس سے لوگوں کے جذبات میں تلاطم پیدا ہو۔ ایسے اشتہارات کثیر تعداد میں بانٹے گئے جن میں اکھنڈ ہندوستان کے الہامات جماعت احمدیہ سے منسوب کئے گئے علاوہ بریں احمدیوں کے جلسوں پر پتھراؤ کئے گئے ان کو جگہ جگہ مارا اور پیٹا گیا منہ کالے کئے گئے۔ بر سر عام ان کو گالیاں دی گئیں۔ اس قلیل عرصہ میں سینکڑوں جلسے تبلیغ کے نام پر کئے گئے جس میں ہزاروں اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔ اولوں اور گالیاں دی گئیں اور بیشتر عوام کو احمدیوں کے قتل پر اذن عام بخشا گیا۔

بعض اخبارات بزرگان احمدیت کو گالیاں دینے کیلئے وقف ہیں۔ اور دو سالوں کے قلیل عرصہ میں ان کو اتنی گالیاں دی گئیں کہ احمدیت کی گذشتہ تاریخ کے لحاظ سے مجموعی طور پر نہ دی گئی تھیں۔ اس وقت تمام روئے زمین کے ملکوں میں پنجاب کے بعض اخبارات کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ علی الاعلان ایک جماعت کے مذہبی پیشواؤں کو گالیاں مسلسل دے رہے ہیں اور نہایت زہریلا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ بظاہر اس خطرناک صورت حال کے انقطاع کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ کسی مذہبی جماعت کے پیشوا کو سقیم الفاظ سے یاد کرنا آسان نہیں۔ لیکن امن پسند جماعت احمدیہ کے مقدس امام کو غلیظ گالیاں پنجاب میں ہر قصبے اور ہر قریہ میں پھر پھر کر التزام سے دی جا رہی ہیں۔

وہ جماعت جو لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا پیغام سروں پر کفن باندھ کر روئے زمین کے کونے کونے میں پہنچا رہی ہے۔ ہزاروں تثلیث پرستوں کو خدائے واحد اور دو جہان نبیوں کے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ پر جھکا رہی ہے۔ رسول اکرم کا چہرہ مبارک دشمنوں میں نکھارنے کے لئے شب و روز کوشش کر رہی ہے جس نے افریقہ یورپ اور امریکہ میں ہزاروں کو حلقہ بگوش رسول اکرمؐ کیا۔ لاکھوں مسلمانوں کو ارتداد سے بچایا جو ہر موقعہ پر اسلام کیلئے سینہ سپر ہے۔ اس پر توہین رسول اکرمؐ کا الزام لگا کر لوگوں کو اکسایا جا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر گھٹیا ہوئے اور گھناؤنے پروپیگنڈا کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ قبل اس کے کہ خدائے غیور کی غیرت بھڑکے۔ پہلے اس کے کہ اسکی بطش شدید اپنا جلوہ دکھائے ایسے افعال بد اور زبان درازیوں سے توبہ کر لینا بہتر ہے یہ سب کچھ مسلمانوں میں کیا جا رہا ہے۔ اور کوئی دردمند دل نہ تھرایا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ لازم تھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت کا دعویٰ کرنے والے احراری مقرروں اور دوسرے فسادی عناصر کو اس دل آزار انداز فساد سے سختی سے روکتے۔ مخالفت اور تردید کے ہزاروں طریقے ہیں۔ لیکن جو وطیرہ اس طبقہ نے اختیار کیا ہے۔ وہ شرارت میں تاریخ اسلام میں بے عدیل ہے۔

تکفیر اور قتل کے فتاویٰ کو خاص و عام میں مشتہر کیا گیا اور ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر کوچہ کوچہ اس کی اشاعت کی گئی اور لوگوں کو احمدیوں کے قتل پر اکسایا گیا۔ تشدد کی بحرانی کیفیت کا قیاس اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ جب ایک فتویٰ کو حکومت نے ضبط کیا۔ جس میں احمدیوں کے قتل کی تلقین تھی ہزاروں جلسے ہوئے۔ اور بعض اخبارات نے اس فتویٰ کے ضبط ہونے پر آواز بلند کی۔ اور لوگوں کے جذبات میں ابال پیدا کرنے کے لئے اس فتویٰ کی ضبطی کو قرآن حدیث کی ضبطی قرار دیا گویا اس فتویٰ کے بعد اسلام کے تمام احکام متروک سمجھے گئے۔ اور اس نوع کے قتل کے فتوے جو بیشتر فرقوں نے ایک دوسرے کے خلاف صادر کئے تھے۔ وہ سب منسوخ قرار پا گئے۔ لیکن صرف ایک ہی فتویٰ جو احمدیوں کے خلاف جاری ہوا وہی قابل عمل رہ گیا مفتی کی دیگر تمام نصائح تلقین اتحاد وغیرہ گاؤ خورد ہو گئیں اور زیر آسمان اگر کوئی قابل عمل بات رہ گئی ہے۔ تو وہ احمدیوں کی گردن کشی ہے جس ملک میں اس قسم کے شعلہ بار فضا قائم ہو جائے۔ قتل و غارت کے فتاویٰ شد و مد سے جاری ہوں اور اس کی وسیع اشاعت ہو رہی ہو مار دھاڑ کی تعلیم کار ثواب اور عین اسلام سمجھا جا رہا ہو اخبارات ایسے حالات کی سازگاری کے لئے یک زبان ہوں۔ اور ان پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اور کوئی سرزنش نہ ہو۔ اس میں ایک نحیف اور امن پسند گروہ پر عرصہ حیات تنگ ہونا عین ممکن ہے۔

جب بھی بدعنوانیوں دراز دستیوں اور مار دھاڑ کا پروگرام زیر نظر ہوتا ہے۔ تو اس سے قبل خطوط کے ذریعہ جن کو لاہور کی بعض اخبارات نمایاں جگہ دیتی ہیں۔ اس امر کا پروپیگنڈا شروع کر دیا جاتا ہے کہ احمدی بڑی اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کا بے قابو ہو جانا عین ممکن ہے۔ جب ایسی بے پرکیوں کو ہوا دے کر میدان صاف کر لیا جاتا ہے تو یکلخت کہیں نہ کہیں دنگہ فساد برپا کر دیا جاتا ہے احمدیوں کو زد و کوب کیا جاتا ہے فساد کے بعد پھر اخبارات میں ایسے خطوط نظر آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جن میں فسادیوں کی حمایت اور ان کی بے گناہی ثابت کی جاتی ہے تاکہ مظلوموں کی دادرسی نہ ہو سکے یہ روش اور تشویشناک کیفیت ایک مدت سے جاری ہے جب بھی اخبارات میں اس طرز کے خطوط شائع کئے جاتے ہیں یہ آثار ہوتے ہیں کسی نئے طوفان کے اٹھنے کا۔ اور تاحال ہمارا اندازہ کبھی بھی خطا نہیں گیا۔

ارباب اقتدار اگر چاہتے ہیں۔ اور ان کی خواہش ہوتی تو اس شرارت کا سدباب ہو سکتا تھا لیکن اس کو مصلحت نہ سمجھا گیا۔ اور نہ اس کی ضرورت محسوس کی گئی۔ کھلے بندوں احمدیوں کو تہ تیغ کرنے کی تلقین ہو رہی ہے۔ لیکن مفسد طبقہ ہر گرفت سے آزاد ہے البتہ ہم آہ و کراہ کی بھی اجازت نہیں۔ کیونکہ احمدیہ جماعت وہ جماعت ہے جس کو شدائد و آلام کا کتنا ہی تختہ مشق کیوں نہ بنایا جائے اف تک نہیں کرتی۔ اور ہمیشہ امن کو ہی ترجیح دیتی ہے اور یہی ہمارے امام کی تلقین و ہدایت ہے اور ہمارا یہ مسلک ہے اور یہی رہیگا۔ خواہ کتنی ہی گراں قیمت کیوں نہ ادا کرنا پڑے۔ لیکن اس کے مقابل ہم اراکین دولت پاکستان سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا وہ قطعی طور پر اپنی ذمہ داریوں سے بری قرار دیئے جا سکتے ہیں؟

اس وقت روئے زمین کے کسی کونے میں کسی جماعت کی نہیں پیش کی جا سکتی کہ وہاں اس جماعت کے مذہبی بزرگوں کی توہین برملا کی جا رہی ہو۔ قتل و غارت۔ مار دھاڑ۔ لوٹ مار کے واقعات ہر جگہ نہیں۔ اور کوئی ملک بھی اس سے مستثنیٰ نہیں لیکن کسی جماعت کے مقدس اور واجب العزت بزرگوں کو گالیاں دینے کا کھیل کہیں بھی نہیں کھیلا جا رہا لیکن پنجاب میں تواتر تسلسل اور پورے زور سے ایک جماعت کے خلاف یہ سب کچھ مذہب کے نام پر کیا جا رہا ہے ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ اور آئندہ حالات اس امر کو واضح تر کر دیں گے۔ کہ یہ تمام کچھ یہ افراتفری۔ یہ دنگہ فساد محض پاکستان کو بدنام۔ کمزور اور اغیار کی نگاہوں میں گرانے کے لئے جا رہا ہے۔ اور یہ سب ایک گہری سازش اور ایک منظم و خطرناک سازباز کی ابتدائی چنگاریاں ہیں جو ایک پس پردہ آگ کے الاؤ سے اٹھ رہی ہیں۔ مذہب کو آڑ بنا کر اور بظاہر احمدیت کی مخالفت میں یہ کاروائی کی جا رہی ہے۔ اغیار اور غیر قوموں کو یہ بتانا مد نظر ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کی اندرونی صفوں میں انتشار ہے ان میں سر پھٹول ہو رہی ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر غیر قومیں اور ہمسایہ مملکتیں کسی ملک کی قدر و قیمت کا اندازہ لگاتی ہیں قتل اور مار دھاڑ کا ہنگامہ عین اس وقت شروع کیا جا رہا ہے جب ہندوستان میں بڑے زور سے پاکستان پر یہ الزامات لگائے جا رہے ہیں کہ وہاں مذہبی عقائد میں اختلاف کی موجودگی میں کوئی چین کا سانس نہیں لے سکتا۔ اس الزام کو سچا ثابت کرنے کیلئے پاکستان کے موجودہ اس کے دشمن یہ خون کی ہولی کھیل رہے ہیں پاکستان جن کی نگاہوں میں خار کی طرح کھٹک رہا ہے۔ وہ یہ کارروائیاں اور خون ریزیاں بڑی بے باکی سے کر رہے ہیں لیکن ان بیباکیوں اور خون ریزیوں کے سدباب کے لئے کوئی حرکت نظر نہیں آتی۔

ابھی ہمارے آنسو خشک نہ ہوئے تھے۔ اور پہلے زخم سے ابھی خون بہہ ہی رہا تھا۔ کہ پنجاب میں اور احمدیوں کو شوریدہ سروں نے نہایت بیدردی سے شہید کر دیا۔ الا سیر واقعات موجودہ فضا سے اندازہ لگاتے ہوئے کوئی غیر متوقع نہ تھے۔ قبل ازیں بار بار ایسے حادثات کے رونما ہونے پر پکار بلند کی گئی۔ لیکن اس پکار کو کوئی شنوا کان نہ مل سکا۔

ہم ان مظالم سے ہراساں نہیں۔ ہم ایسے حادثات سے بارہا دوچار ہو چکے ہیں۔ ہر کڑے وقت پر اپنی جانوں کو ہم نے خدا کی راہ میں مسکراتے ہوئے فدا کیا ہے۔ اور ایسا ہی آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔ مرنا برحق ہے۔ ہر ذی روح کو پایاں کار چار و ناچار اس راہ سے گذرنا ہے اور اگر اسی طرح کی قابل رشک موت مومن پر آئے تو اس سے بڑھ کر اور کیا خوش بختی ہو سکتی ہے خدائی جماعتوں کیلئے ایسے واقعات باعث تقویت اور ان کی نشو و نما کیلئے نئی راہیں کشادہ کرنے اور ان کی تاریخ میں روشن ابواب کا اضافہ کرنے کا موجب ہوتے ہیں

اے خدا کو اپنی جان سونپنے والو۔ خدا کی رحمت تم پر ہو تمہاری جگہ بالیقین جنت نعیم ہے۔ دشمن نے تم کو مٹانا چاہا پر اسے کیا معلوم کہ تمہیں اس نے حیات جاوید عطا کر دی۔ تم بھی خوش۔ ملائک بھی خوش اور خدا بھی خوش۔ پھر اس کا کیا کیجائے کہ ہمارے پہلو میں دل ہے پتھر نہیں۔ غم سے ہمارے سینے فگار۔ دل خون ہیں اور آنکھیں اشکبار ہیں ظلم کی انی تمہارے سینوں میں گھونپ دی گئی ہے ظلم کے تیر ہمارے کلیجے کو چھید رہا ہے۔ ظلم کی چھری تمہارے گلے کا خون پی رہا ہے۔ اے آنکھ رو لے اور اے دل تڑپ کہ تم آج ہمارے بس سے باہر ہو۔

آہ مظلوم نکل۔ اور عرش الٰہی کے آستانہ پر جا کر فریاد کر [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ قراردادیں

میں ۔ اور تیسرے راولپنڈی میں۔

یہ محض احراریوں کی اشتعال انگیز تقاریر کا نتیجہ ہے۔ جماعت احمدیہ وزیرآباد حکومت پاکستان کے برسراقتدار ارکان سے استدعا کرتی ہے۔ کہ اس قسم کے فتنوں کو وسیع ہونے سے قبل ان کے انسداد کی مؤثر تدابیر اختیار کریں۔

یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس قرارداد کی نقول گورنر جنرل پاکستان وزیراعظم پاکستان۔ گورنر مغربی پنجاب اور اخبار الفضل کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

(سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ وزیرآباد)

ایبٹ آباد

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد نے اپنے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۰ء میں حسب ذیل قراردادیں پاس کیں۔

(۱) جماعت احمدیہ ایبٹ آباد احرار کی ان اشتعال انگیزیوں اور مفسدہ پردازیوں کے خلاف سخت غم و غصہ اور نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ جو کہ انہوں نے ظاہراً تبلیغ اسلام کے نام پر جماعت احمدیہ کو نشانہ بنا کر لیکن درپردہ اسلامی تعلیم اور اسوۂ حسنہ رسول اکرم خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے صریح منافی اور قائداعظم کے بنیادی مقصد و تعلیم کے خلاف فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے اور پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی نیت سے ہنگامہ خیزی اخلاق سوز تقاریر و مذموم تحریرات کی صورت میں اختیار کر رکھی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں اس وقت تک تین احمدی کوئٹہ۔ اوکاڑہ اور راولپنڈی میں شہید بھی کردیئے جاچکے ہیں۔

(۲) جماعت احمدیہ ایبٹ آباد حکومت مرکزی و پنجاب سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ احراریوں کی ان فتنہ انگیز و مذموم حرکات کے خلاف قدم اٹھا کر ان کے فوری انسداد کے لئے مناسب تعزیری کارروائی کرے۔ جنہوں نے قیام پاکستان سے پہلے بھی مسلمانوں کے مشترک مفاد سے الگ رہ کر محض مطالبہ پاکستان کو ناکام بنانے کی غرض سے جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کو آلۂ کار بنائے رکھا اور اب پاکستان بننے کے بعد بھی اسی غرض کے پیش نظر انہوں نے یہی حربہ اختیار کر رکھا ہے۔

(۳) جماعت احمدیہ ایبٹ آباد حکومت صوبہ سرحد کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتے ہوئے کہ حال ہی میں احراریوں نے ایبٹ آباد میں کانفرنس منعقد کرکے جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت زہرآلود تقریروں سے عوام کو مشتعل کیا اور اب مانسہرہ میں اسی غرض سے وہ کانفرنس کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جبکہ ان کی پہلی کانفرنس میں حکومت پر یہ بخوبی آشکارہ بھی ہوچکا ہے کہ ان کی غرض سوائے فرقہ وارانہ منافرت اور فساد و قتل و مقاتلہ کی صورت پیدا کرنے کے اور کچھ نہ تھی۔ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ صوبہ کی بہبودی اور قیام امن و تحفظ پاکستان کے پیش نظر احرار کی اس ہنگامہ خیزی و اشتعال انگیزی کا فوری سدباب کیا جائے۔

(۴) قرار پایا کہ ان قراردادوں کی نقل وزیر اعظم پاکستان۔ گورنر پنجاب۔ وزیر اعظم صوبہ سرحد۔ انسپکٹر جنرل پولیس صوبہ سرحد ڈپٹی کمشنر ہزارہ اور پریس کو بھجوائی جائیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد)

مؤتمر عالم اسلامی کا نمائندہ لیک سکسس روانہ ہوجائیگا

کراچی ۲۸ اکتوبر:- توقع ہے کہ پیر کے دن مؤتمر عالم اسلامی کے نمائندہ خصوصی مسٹر انعام اللہ خان بذریعہ طیارہ عازم لیک سیکسس ہوں گے۔ جہاں آپ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی خدمت میں وہ تاریخی دستاویز (یعنی عہد نامہ کشمیر) جس پر دنیا کے لاکھوں محبان آزادی اور پرستان جمہوریت کے دستخط ہیں پیش کریں گے۔

اس عہد نامہ پر پاکستان کے لاکھوں مسلمانوں، ہندوؤں عیسائیوں اور پارسیوں کے علاوہ مشرق وسطیٰ اور دوسرے اسلامی ممالک کے باشندوں نے دستخط کئے ہیں۔ اس عہد نامہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ کشمیری عوام اور پاکستانی عوام ایک ہی رشتہ میں منسلک ہیں۔ کشمیر پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ اور کشمیری عوام کی قسمت پاکستان سے وابستہ ہے۔ دستخط کنندگان نے عہد کیا ہے۔ کہ دنیا کے تمام مسلمان مسئلہ کشمیر میں ہم آواز ہیں اور عہد کرتے ہیں۔ کہ کشمیر کو جو بین الاقوامی قانون کے ماتحت ایک اسلامی علاقہ ہے۔ ظالمانہ ڈوگرہ راج کے پنجہ سے نجات دلائیں گے۔ اور اسے بھارت کے سامراجی ہتھکنڈوں کا شکار نہ ہونے دینگے۔

برمی وزیر خارجہ لیاقت سے ملیں گے

کراچی ۲۸ اکتوبر:- برمی وزیر خارجہ لاہور میں وزیراعظم پاکستان سے ملاقات کرنے والے ہیں معلوم ہوا ہے کہ یہ ملاقات میں ویٹ نام میں امریکی مداخلت سے پیدا شدہ صورت حال پر بات چیت ہوگی۔ اس ملاقات میں شرکت کے لئے برمی سفیر متعینہ پاکستان آج لاہور روانہ ہوگئے۔

لاہور ۲۸ اکتوبر:- پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن کے قائم مقام جنرل سیکرٹری مسٹر فہیم اشرف ملک اور دیگر کارکنوں کو جنہیں کل پولیس نے گرفتار کرلیا تھا آج ضمانت پر رہا کردیا گیا۔

نقد و نظر — المصلح

پندرہ روزہ کراچی احمدیہ الیسی ایشن بندر روڈ سے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے زیر اہتمام اور جناب عبداللطیف صاحب تاثیر احمدی سابق ایڈیٹر خادم پٹیالہ کی زیر ادارت فی الحال مہینہ میں دو بار شائع ہو رہا ہے۔ جو چند دنوں کے بعد امید ہے کہ ہفت روزہ ہوجائے گا۔ اس جریدہ کی غرض احمدی نوجوانوں میں تبلیغ اسلام کا جذبہ بیدار کرنا اور ملکی۔ ملی اور قومی خدمات کے لئے اُن کو تیار کرنا ہے۔ اس وقت تک جتنے عدد شائع ہوچکے ہیں۔ ان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ جریدہ ایک بڑی کمی کو پورا کرنے والا ثابت ہوگا اور اپنے مقاصد میں انشاء اللہ کامیاب ہوگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ارشادات۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور سلسلہ کی دوسری ضروری تحریکات کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ان خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ۳ روپیہ ہے۔ سال میں ۲ نمبر باتصویر شائع ہوتے ہیں وہ بھی اسی قیمت میں دیئے جاتے ہیں۔ ہر احمدی نوجوان کو اس کا خریدار بننا چاہیئے۔

آرام دہ لاہور سے سیالکوٹ کیلئے آرام سفر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے
چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان ۔ لاہور

بےنظیر کارنامے
سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کارنامے جن کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں
انگریزی میں کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد ۔ دکن

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مقدمہ ۹۴ بابت سال ۱۹۵۰ء

بعدالت چوہدری اعظم علی صاحب سینئر سب جج بہادر لائل پور

سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور بذریعہ ایلیس کے ایشکاری مختار مالک مذکور ۔ مدعی

بنام

(۱) میسرز برکت شاہ شو دیال بذریعہ مسٹر گوردیال حصہ دار و مالک میسرز برکت شاہ شو دیال کمیشن ایجنٹس چنیوٹ ضلع جھنگ

(۲) مسٹر گوردیال ولد لالہ شو دیال حصہ دار و مالک میسرز برکت شاہ شو دیال مکان ۱۲۰۰ نالہ متی کٹڑہ آگرہ (۳) مسٹر شانتی سروپ ولد لالہ شو دیال حصہ دار و مالک میسرز برکت شاہ شو دیال مکان ۱۲۰۰ نالہ متی کٹڑہ آگرہ (۴) مسٹر شو دیال ولد بھائی کرم چند حصہ دار و مالک میسرز برکت شاہ شو دیال مکان ۱۲۰۰ نالہ متی کٹڑہ آگرہ

(۵) مسٹر ہنسراج ولد لالہ گوپال داس و حصہ دار و مالک میسرز برکت شاہ شو دیال کوٹھی ذیلدار محلہ راجپوتاں پانی پت ضلع کرنال

(۶) مسٹر کندن لال ولد گوپال داس و حصہ دار و مالک میسرز برکت شاہ شو دیال کوٹھی ذیلدار محلہ راجپوتاں پانی پت ضلع کرنال

(۷) کستوری لال ولد لالہ گوپال داس و حصہ دار و مالک میسرز برکت شاہ شو دیال کوٹھی ذیلدار محلہ راجپوتاں پانی پت ضلع کرنال

(۸) برج لال ولد لالہ گوپال داس و حصہ دار و مالک میسرز برکت شاہ شو دیال کوٹھی ذیلدار محلہ راجپوتاں پانی پت ضلع کرنال ۔ مدعا علیہم

دعویٰ بابت دلاپانے ۴۰۹-۹/۱۰/۴ برائے حساب پرونوٹ وغیرہ ۸۶۱

بمقدمہ مندرجہ بالا مدعا علیہم متذکرہ بالا ہندوستان چلے گئے ہیں۔ اور ان پر تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم مذکورہ بالا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور بتاریخ ۲۳/۱۱/۵۰ عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً بوقت ۱۰ بجے حاضر نہ ہوں گے۔ اُن کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ تحریر ۲/۱۰/۵۰

دستخط حاکم

مہر عدالت

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

تریاق اٹھرا ۔ حمل ضائع ہوجاتے ہوں یا بچے فوت ہوجاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقوام متحدہ کی رفتار اسٹالن کو کسی اقدام پر مجبور کرے گی؟

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ رسالہ "ٹروتھ" کا کہنا ہے کہ گرچہ کوریا میں اپنی امیدوں پر پانی پھرتے ہوئے دیکھ کر اسٹالن کو سخت مایوسی ہوئی ہوگی۔ لیکن اقوام متحدہ کی فوجوں کے منچوریا کی سرحد تک پہنچ جانے سے یقیناً وہ کسی اقدام پر مجبور ہوگا۔ جس مقامات پر ۱۹۰۴ء۔۰۵ء میں روسی جاپانی جنگ ہوئی تھی وہاں تک دشمن کو بڑھتے دیکھ کر یقیناً اسے شدید تشویش ہوگی۔

اسی رسالہ میں کہا گیا ہے کہ اسٹالن نے جس بے رحمی سے اپنی ان کٹھ پتلیوں سے غداری کی ہے۔ جسے خود اس نے جنگ میں دھکیلا تھا۔ اس نے روس کے باہر ذہین اشتراکیوں پر یہ ثابت کر دیا ہوگا کہ وہ انہیں صرف اپنے علاقائی توسیع مقاصد کے لئے آلہ کار تصور کرتا ہے۔

ماتحت ممالک میں موجودہ بے اطمینانی اور مغرب کی اشتراکی جماعت میں اندرونی اختلافات کو بجا طور پر شمالی کوریا سے غداری کا نتیجہ سمجھا جا سکتا ہے۔

اگر ان فاش سفارتی غلطیوں اور غلط فوجی اندازوں کی پاداش میں جو گذشتہ چار مہینوں میں روسی لیڈروں نے کی ہیں۔ سوویٹ یونین میں چند سر نہ کاٹے جائیں تو یہ امر نہایت تعجب انگیز ہوگا۔

ٹروتھ نے بتایا ہے کہ جنگ شروع ہونے کے بعد شمالی کوریا والوں کو روس سے کوئی امداد نہیں ملی۔ اسٹالن ان کی فوجوں کو شکست کھاتے ہوئے سکون کے ساتھ دیکھتا رہا۔ ان کی مدد کے لئے ایک انگلی بھی اس نے نہیں ہلائی۔

رسالہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "لیکن شہنشاہیت پسند افواج کا اس مقام پر پہنچنا جہاں ۴۷ سال قبل روس کو ذلت اٹھانی پڑی تھی ایک علیحدہ مسئلہ ہے۔ (اسٹار)

پاکستانی صحافیوں نے برطانیہ کا دورہ مکمل کر لیا

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ پاکستانی صحافی۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے مسٹر ضیاء الاسلام "زمیندار" کے مالک اور اڈیٹر مولانا اختر علی خاں اور آپ کے ساتھی نے برطانیہ کا دورہ مکمل کر لیا ہے۔ جس کا انتظام تعلقات دولت مشترکہ کے دفتر نے کیا تھا۔

کوریا کی جنگ میں چینی شرکت کی خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی!

ٹوکیو ۲۸ اکتوبر۔ گرچہ اس قسم کی متعدد رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جو سب کی سب غیر مصدقہ ہیں کہ دریائے یالو کے بڑے بند کے نزدیک لڑائی میں چینی فوجیں بھی دیکھی گئی ہیں۔ لیکن یہاں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں ان خبروں کو یقین کیا جا رہا ہے۔

شمالی کوریا میں اسی طرح چینی بھی آباد ہیں جیسے منچوریا میں اکثر کوریا والے رہتے ہیں۔ صرف ایک بات اس سے واضح ہوتی ہے کہ اس وقت اس اہم بند پر قبضہ کیلئے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے جو ڈایان پورٹ آرتھر لنڈن سائبیریا اور کوریا کو برقی طاقت بہم پہنچاتا ہے۔

اشتراکی چاہتے ہیں کہ دنیا میں جنگ کا خطرہ قائم رہے

واشنگٹن ۲۷ اکتوبر۔ ریاستہائے متحدہ کے وزیر خارجہ اچیسن نے اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں روس اور اس کے طفیلی ممالک کی "قرارداد پراگ" پر رسمی احتجاج بلند کرتے ہوئے کہا ہے کہ شرکاء کانفرنس نے جرمنی کی تعمیر کیلئے ہر چہار قراردادوں سے ایک بار پھر یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ عالمی امن اور باہمی سمجھوتہ کو نہ کوئی اہمیت دیتے ہیں اور نہ ہی ان کا پاس کرتے ہیں۔ قراردادوں سے واضح ہے کہ روس نے اپنے منفی رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ قرارداد کی زبان کو مسخ کرکے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ روس اور اس کے طفیلی ممالک چاہتے ہیں کہ عالمی ممالک پر جنگ کا خوف و ہراس طاری رہے۔ روس کے وزیر خارجہ نے ۲۱ اکتوبر کو پراگ میں ایک بیان دیا ہے جس میں جرمنی کی اقتصادیات کی ترقی کے رستے پابندیاں کوٹہ نے اور جرمنی سے متعلق تجاویز صلح کو جلد از جلد عملدرآمد کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس بیان میں مغربی جمہوریتوں پر جرمنی کو مسلح کرنے کا الزام بھی رکھا گیا ہے۔ اچیسن نے اس اپیل پر تبصرہ کرتے ہوئے "پاٹسڈم کانفرنس" کا حوالہ دیا جس کی قرارداد کو برطانیہ، امریکہ اور فرانس نے لفظ بہ لفظ تسلیم کرتے ہوئے مغربی جرمنی کو فوجی تیاریوں سے مبرا رکھا ہے مگر اسی قرارداد کے برعکس جس کی پابندی روس پر بھی عاید ہوتی ہے۔ روس نے مشرقی جرمنی میں پچاس ہزار سپاہیوں کو ہر ضروری سامان جنگ سے مسلح کر دیا ہے۔ اسی علاقہ میں ایسی فیکٹریاں بھی قائم ہیں جہاں ہتھیار کثیر تعداد میں تیار ہو رہے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ اگر روس واقعی اپیل کی تعمیل چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ اس فوج کو (۳) غیر مسلح کر دے اور اپنے علاقہ میں تجارتی نقل و حمل پر سے پابندیوں کو ہٹا دے۔ جرمنی سے متعلق تجاویز صلح پر تبصرہ کرتے ہوئے اچیسن نے کہا کہ ہماری خود خواہش ہے کہ جرمنی کو جلد از جلد خود مختار حیثیت دے دی جائے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک نمائندہ حکومت قائم ہو اس کا فیصلہ صرف جرمنی کے عوام ہی کر سکتے ہیں۔

دی۔ س۔ ا۔ س

لنڈن ۲۸ اکتوبر۔ وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد جو اپریشن کرانے کے لئے آج امریکہ جا رہے ہیں ہیں۔ کل فرانسیسی وزیر خزانہ سے کچھ مشورہ کے لئے ایک روز کے لئے پیرس روانہ ہو گئے۔ (اسٹار)

قبائلی رہنماؤں نے تحریری بیانات میں پاکستان سے وابستگی کا اعلان کیا ہے

"لندن ٹائمز" میں شمال مغربی سرحد پر مراسلات

لندن (ریڈیو سے) پاکستان کی شمال مغربی سرحد کے موضوع پر ٹائمز میں ایک افتتاحیہ کی اشاعت کے بعد اسی اخبار میں پاکستان ہائی کمشنر مقیم برطانیہ اور افغان سفیر برائے لندن کے مراسلات چھپے ہیں۔ افغان سفیر کی طرف سے ایک مراسلے میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی علاقے پر افغان سپاہیوں کے حملے کی اخباری اطلاعات غلط ہیں۔ آپ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ توتہ کے ضلع میں پختونوں نے اپنے حقوق آزادی کا دعویٰ کیا ہے۔

اس کا جواب دیتے ہوئے پاکستان ہائی کمشنر نے لکھا "سب لوگ جانتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء میں جب برطانیہ نے برعظیم ہندو پاکستان کو چھوڑا۔ تو اس سے کچھ وقت پہلے برطانوی حکام نے ایک آزاد اور غیر جانبدار استصواب آزار کرایا۔ جس میں شمال مغربی سرحدی صوبے کے باشندوں نے تقریباً اتفاق رائے کے ساتھ پاکستان میں شمولیت کے حق میں رائے دی"

آپ نے کہا۔ غیر جانبدار لوگوں کے لئے یہ مشکل نہیں ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کے تمام حقائق کی جانچ پڑتال کر کے یہ فیصلہ کریں کہ کونسی تاویل زیادہ درست ہے۔ افغان کہتے ہیں کہ مقامی باشندوں نے اپنے حقوق آزادی کا دعوےٰ کیا۔ دوسری طرف حکومت پاکستان کہتی ہے کہ افغان کے باشندوں اور باقاعدہ فوجیوں نے ایک افغان بریگیڈیر (جس کا نام دیدیا گیا ہے) کی کمان میں حملہ کیا۔ اور انہیں سرحد کے پار دھکیل دیا گیا۔

پاکستان کے جزو

ٹائمز کے مقالہ افتتاحیہ کے سلسلہ میں افغان سفارت کے ایک افسر مسٹر صدیق حسنی کی طرف سے ایک مکتوب چھپا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت افغانستان پختونوں کے قومی وطن کے اختیار کی دعویدار نہیں۔ کیونکہ دو سال سے قبائلی رہنماؤں نے "پختونستان" کی ریاست کی تعمیر میں اپنا شریک سمجھتی ہے۔ تو اس نے دیہاتیوں پر بمباری کی۔ اور خان عبدالغفار خان اور ایک ہزار دوسرے راہنماؤں کو کیوں جیل میں ڈال رکھا ہے۔

۲۴ اکتوبر کے "ٹائمز" میں اس مکتوب کے جواب میں پاکستانی ہائی کمشنر کے کونسلر مسٹر ایس ایم برک کا بھی ایک مکتوب چھپا۔ اس میں بتایا گیا کہ متعلقہ قبائل کے رہنماؤں نے تحریری بیانوں میں اس امر کی تصدیق کی ہے کہ وہ پاکستان میں شامل ہیں افغان حکومت نے "پختونستان" کی ریاست محض کاغذ پر رکھی ہے اور اس کا وجود صرف افغان حکومت کے تصور میں ہے اور مقصد یہ ہے۔ کہ سیاسی ظلم سے عوام کی توجہ ہٹائی جا سکے۔

آپ نے کہا قبائلیوں کی طرف سے پاکستان کا خیر مقدم اس قدر حقیقی طور پر ہوا ہے کہ اب حکومت پاکستان کو ضروری نہیں سمجھتی کہ قبائلی علاقوں میں مسلح فوجیں رکھی جائیں۔ ان حقائق کے پیش نظر افغانستان کے ناجائز الزامات پر کون یقین کرے گا۔

اسی طرح ایک ہزار اشخاص کی گرفتاری کے الزام کو بھی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں البتہ خان عبدالغفار خان جیسے چند آدمی مملکت دشمن سرگرمیوں کی بنا پر پکڑے گئے۔ ان کے سوا نام نہاد "پختونستان" پر کسی کو نظر بند نہیں کیا گیا (ب۔ ا۔ س)

امریکہ میں اون کے بدل کی تلاش

نیو یارک ۲۸ اکتوبر۔ چونکہ آسٹریلوی اون کی قیمت بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ اسلئے امریکی صنعت ساز قیمتوں کے متعلق زیادہ سے زیادہ حساس ہوتے جا رہے ہیں وہ صنعت سازوں کی اس میں ہمت افزائی کر رہے ہیں کہ ان کا بدل تلاش کرنے اور مصنوعی اون کے تجربات کی ہر ممکن کوشش کی جائے اسٹار

پاکستان کو شامی برآمدات

دمشق ۲۸ اکتوبر دمشق کے تجارتی مرکزوں میں کہا جا رہا ہے کہ غالباً شام عنقریب پاکستان کو تمباکو، اون، روئی، صابن اور دوسری اشیاء برآمد کرے گا۔ جس کی تفصیلات طے کرلینے پاکستان کا ایک اقتصادی مشن شامی حکام سے یہاں گفتگو کرے گا (اسٹار)

ایٹم سے محفوظ رکھنے والی گولیاں

لندن ۲۸ اکتوبر۔ برکشائر میں ہاروں کے ایٹمی مرکز میں سائنسدان ایسی گولیاں تیار کر رہے ہیں۔ جن سے ان لوگوں کی حفاظت ہو سکے۔ جن کے ایٹمی لہروں سے متاثر ہونے کا خطرہ ہے کیمیاوی مرکبات کی جانچ ہو رہی ہے اور ایک ایسی گولی تیار ہو گئی ہے جو کچھ حد تک محفوظ کر دیتی ہے (اسٹار)

فراط کا پانی ۱۹۵۲ء میں حلب پہنچ سکے گا

دمشق۔ ۲۸ اکتوبر۔ حلب کو دریائے فراط سے پینے کا پانی مہیا کرنے کا منصوبہ ۱۹۵۲ء تک مکمل ہو جائے گا۔ اور اسٹار کو معلوم ہوا ہے کہ اس پر شامی حکومت کے ۸۰,۰۰,۰۰۰ لیرے صرف ہوں گے اسٹار